Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۲۹

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم بدھ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۸ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ ۔ ۱۰ امان ۱۳۵۵ ہش ۔ ۱۰ مارچ ۱۹۷۶ء | نمبر ۵۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں ۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے ۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت تاحال پہلے جیسی ہی ہے ۔ ٹانگوں کی تکلیف اور دیگر عوارض بدستور ہیں ۔

احباب جماعت توجہ کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے ۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جبتک خدا تعالیٰ سے سچا تعلق نہ ہو کوئی چیز نفع نہیں دے سکتی

پس وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ ہو

"خوب یاد رکھو کہ جب تک خدا تعالیٰ سے رشتہ نہ ہو اور سچا تعلق اس کے ساتھ نہ ہو جاوے کوئی چیز نفع نہیں دے سکتی ۔ یہودیوں کو دیکھو کیا وہ پیغمبروں کی اولاد نہیں ؟ یہی وہ قوم ہے جو اس پر ناز کیا کرتی تھی اور کہا کرتی تھی نحن ابناء اللہ واحباؤہ ہم اللہ تعالیٰ کے فرزند اور اس کے محبوب ہیں مگر جب انہوں نے خدا تعالیٰ سے رشتہ توڑ دیا اور دنیا ہی دنیا کو مقدم کر لیا تو کیا نتیجہ ہوا ؟ خدا تعالیٰ نے اسے سؤر اور بندر کہا ۔ پس وہ کام کرو جو اولاد کیلئے بہترین نمونہ اور سبق ہو اور اس کے لئے ضروری ہے کہ سب سے اوّل خود اپنی اصلاح کرو ۔ اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کو راضی کر لو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا ۔

قرآن شریف میں خضر اور موسیٰ علیہما السلام کا قصہ درج ہے کہ ان دونوں نے مل کر ایک دیوار کو بنا دیا جو یتیم بچوں کی تھی وہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وکان ابوھما صالحا ان کا والد صالح تھا یہ ذکر نہیں کیا کہ وہ آپ کیسے تھے ۔ پس اس مقصد کو حاصل کرو ۔ اولاد کے لئے ہمیشہ اس کی نیکی کی خواہش کرو ۔ اگر وہ دین اور دیانت سے باہر چلے جاویں پھر کیا ؟

اس قسم کے امور اکثر لوگوں کو پیش آجاتے ہیں ۔ بددیانتی خواہ تجارت کے ذریعہ ہو یا رشوت کے ذریعہ یا زراعت کے ذریعہ اس میں حقوق شرکاء کو تلف کیا جاتا ہے ۔

اس کی وجہ یہی میری سمجھ میں آتی ہے کہ اولاد کے لئے خواہش ہوتی ہے کیونکہ بعض اوقات صاحب جائیداد لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ کوئی اولاد ہو جاوے جو اس جائیداد کی وارث ہو تا کہ غیروں کے ہاتھ میں نہ چلی جاوے مگر وہ نہیں جانتے کہ جب مر گئے تو شرکاء کون اور اولاد کون سب ہی تیرے لئے تو غیر ہیں ۔ اولاد کے لئے اگر خواہش ہو تو اس غرض سے ہو کہ وہ خادمِ دین ہو ۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۱)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں نکاح کی مبارک تقریب

ربوہ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۹ امان ۱۳۵۵ ہجری شمسی مطابق ۹ مارچ ۱۹۷۶ء بروز منگل بعد نماز عصر مسجد مبارک میں صاحبزادی امۃ العلیم عصمت سلمہا بنت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور نوابزادہ منصور احمد خان صاحب ابن محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کا نکاح دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا ۔ صاحبزادی امۃ العلیم عصمت سلمہا سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی ہیں نیز نوابزادہ منصور احمد خان صاحب حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے پوتے اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے ہیں اور خدمتِ اسلام کے لئے آپ نے زندگی وقف کی ہوئی ہے ۔

ادارہ الفضل نکاح کی اس تقریب سعید کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا ، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا ، حضرت سیدہ بو زینب بیگم صاحبہ مدظلہا ، محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ ، محترم نواب مسعود احمد خان صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ اور خاندان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو دونوں بزرگ خاندانوں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے ۔ آمین

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت : دفتر الفضل دارالصدر غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ عید الاضحیٰ

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپکی نسلوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کیلئے عظیم قربانیاں دی ہیں

خدا چاہتا ہے کہ آنحضرتؐ کی عظمت اور توحیدِ باری کے قیام کیلئے اُمّتِ محمدیہؐ نسلاً بعد نسلٍ اُن سے بڑھ کر قربانیاں پیش کرے

ہمارے اندر یہ تڑپ ہونی چاہیئے کہ ہماری کوئی نسل اسلامی تعلیمات اور مقصدِ بعثتِ نبویؐ کو فراموش کر کے خدا کے پیار سے محروم نہ ہو جائے

اب آخری فتح اسلام کی مقدر ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم اس فتح کو قریب سے قریب تر لانے کیلئے نسلاً بعد نسلٍ قربانیاں دیتے چلے جائیں

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ ؍ فتح ۱۳۵۴ ہش مطابق ۱۴ ؍ دسمبر ۱۹۷۵ء بمقام مسجد اقصیٰ۔ ربوہ

(مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔اے انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ)

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات مع ترجمہ تلاوت فرمائیں:۔

"فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ۝ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۭ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۡ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰۗـؤُا الْمُبِيْنُ ۝ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝"

(۳۷: ۱۰۲ تا ۱۰۹)

ترجمہ:۔ تب ہم نے اس کو ایک حلیم لڑکے کی بشارت دی۔ پھر جب وہ لڑکا اس کے ساتھ تیز چلنے کے قابل ہو گیا تو اُس نے کہا اے میرے بیٹے! مَیں نے تجھے خواب میں دیکھا ہے (گویا) مَیں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ پس تُو فیصلہ کر کہ اس میں تیری کیا رائے ہے (اس وقت بیٹے نے) کہا اے میرے باپ! جو کچھ تجھے خدا کہتا ہے وہی کر تُو انشاء اللہ مجھے اپنے ایمان پر قائم رہنے والا دیکھے گا۔ پھر جب وہ دونوں فرمانبرداری پر آمادہ ہو گئے اور اس (یعنی باپ) نے اُس (یعنی رضامندی ظاہر کرنے والے بیٹے) کو ماتھے کے بل گرا لیا اور ہم نے اُس (یعنی ابراہیم) کو پکار کر کہا اے ابراہیم! تُو اپنی رؤیا پوری کر چکا ہم اسی طرح محسنوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ یہ یقیناً ایک کھلی آزمائش اور امتحان تھا۔ اور ہم نے اس (یعنی اسمٰعیل) کا فدیہ ایک بڑی قربانی کے ذریعہ سے دے دیا اور بعد میں آنے والی قوموں میں اس کا نیک ذکر باقی رکھا۔

"وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ۭ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ۭ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَھْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ۭ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝"

(۲: ۱۲۶-۱۳۰)

ترجمہ:۔ اور (اُس وقت کو بھی یاد کرو) جب ہم نے اس گھر (یعنی کعبہ) کو لوگوں کے لئے بار بار جمع ہونے کی جگہ اور امن (کا مقام) بنایا تھا اور (حکم دیا تھا کہ) ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل کو تاکیدی حکم دیا تھا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک (اور صاف) رکھو اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ابراہیم نے کہا تھا کہ اے میرے رب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس (جگہ) کو ایک پُر امن شہر بنا دے اور اس کے باشندوں میں سے جو بھی اللہ پر اور آنے والے دن پر ایمان لائیں انہیں (ہر قسم کے) پھل عطا فرما (اس پر اللہ نے) فرمایا اور جو شخص کفر کرے اُسے (بھی) میں (اس دنیوی زندگی میں) تھوڑی مدت تک فائدہ پہنچاؤں گا۔ پھر اُسے مجبور کر کے دوزخ کے عذاب کی طرف لے جاؤں گا۔ اور (یہ) بہت بُرا انجام ہے۔

اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ابراہیم اس گھر کی بنیادیں اُٹھا رہا تھا اور (اس کے ساتھ) اسمٰعیل بھی (اور وہ دونوں کہتے جاتے تھے کہ) اے ہمارے ربّ ہماری طرف سے (اس خدمت کو) قبول فرما۔ تو ہی بہت سُننے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔

اے ہمارے ربّ اور (ہم یہ بھی التجا کرتے ہیں کہ) ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار (بندہ) بنا لے اور ہماری اولاد میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار جماعت (بنا) اور ہمیں ہمارے (مناسبِ حال) عبادت کے طریق بتا اور ہماری طرف (اپنے) فضل کے ساتھ توجہ فرما یقیناً تو (اپنے بندوں کی طرف) بہت توجہ کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے اور اے ہمارے ربّ (ہماری یہ بھی التجا ہے کہ تو) انہی میں سے ایک ایسا رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے یقیناً تو ہی غالب (اور) حکمتوں والا ہے۔

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ○ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ○ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ○ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○ (التوبہ ۹: ۱۷ تا ۲۲)

ترجمہ: مشرکوں کو (کوئی) حق نہیں پہنچتا کہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں جب کہ وہ اپنی جانوں پر (شرک اور فسق کی وجہ سے) کفر کی گواہی دے رہے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کے اعمال اکارت چلے گئے اور وہ آگ میں ایک لمبے عرصہ تک رہتے چلے جائیں گے۔

اللہ کی مسجدوں کو تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے اور نمازوں کو قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا سو قریب ہے کہ ایسے لوگ کامیابی کی طرف لے جائے جائیں۔

کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور خانہ کعبہ کو آباد رکھنے (کے کام) کو اس شخص (کے کام) کی طرح سمجھ لیا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لایا اور اس نے اللہ کے راستہ میں جہاد کیا یہ (دونوں گروہ) اللہ کے نزدیک (ہرگز) برابر نہیں۔ اللہ ظالم قوم کو ہرگز کامیابی کی طرف نہیں لے جاتا۔

(وہ لوگ) جو کہ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور (پھر) اللہ کے راستہ میں اپنے مالوں (کے ذریعہ سے بھی) اور جانوں کے ذریعہ سے (بھی) جہاد کیا اللہ کے نزدیک درجہ میں بہت بلند ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ اُن کا ربّ اُن کو اپنی عظیم الشان رحمت کی خبر دیتا ہے اور (اپنی) رضامندی اور ایسی جنتوں کی بھی جن میں اُن کے لئے دائمی نعمت ہو گی۔

(وہ) ان میں بستے چلے جائیں گے (یاد رکھو کہ) اللہ کے پاس یقیناً بہت بڑا اجر ہے۔"

اور پھر فرمایا:-

"حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ وہ اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کر رہے ہیں چنانچہ اس خیال سے کہ اللہ کی راہ میں جان دینے کے بارہ میں گریز نہ سمجھا جائے انہوں نے پہلے تو اپنے بیٹے سے یہ پوچھا کہ تیری رائے کیا ہے کیونکہ نیک اعمال دوسروں پر ٹھونسے نہیں جاتے۔ جب

حضرت اسماعیل علیہ السلام

بھی خدا کی راہ میں جان دینے کے لئے راضی ہو گئے تو انہوں نے اپنے بیٹے کو لٹایا اور اس کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ تب خدا نے فرمایا کہ جس قسم کی قربانیوں کے لئے مَیں تمہارا امتحان لینا چاہتا تھا ان کے لئے مَیں نے تمہیں تیار پایا اور مستعد دیکھا۔ مَیں تم سے یہ قربانی نہیں مانگتا کہ تم اپنے بیٹے کی جان دے دو۔ جان کی بجائے مَیں اپنی راہ میں تمہاری زندگی کا ہر سانس مانگتا ہوں۔ تم اسمٰعیل کو ایک بے آب و گیاہ ریتلے میدان میں چھوڑ آؤ اور پھر دیکھو میری قدرت دنیا کو کیا نظارہ دکھاتی ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کو صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے، صرف اس عزم پر قائم رہتے ہوئے کہ جتنی بھی زندگی ہے اس کا ہر سانس خدا تعالیٰ پر قربان ہو گا، وہاں چھوڑ آئے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام وہاں رہنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی چھری حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کر ڈالتی تو وہ جو زندگی کا ہر سانس عملاً خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار تھا دنیا اس کی اس

عظیم قربانی کا نظارہ

نہ دیکھتی جس نے بنی نوع انسان کے لئے ایک اُسوہ بننا تھا۔ اگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اُس وقت ذبح کر دیا جاتا تو یہ مطالبہ جو تھا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد نسلاً بعد نسل اپنی زندگیاں خدا کی راہ میں قربان کرنے والی ہوں، اس کا موقع ہی نہ ملتا۔ نہ نسل پیدا ہوتی اور نہ اُن کی قربانی کا کوئی سوال پیدا ہوتا۔ اس واسطے خدا تعالیٰ نے ایک ذبح عظیم کے لئے اس چھوٹی سی قربانی کو ترک کروایا اور ایک ریتلے میدان میں جس میں نہ پانی تھا اور نہ کھانے کی کوئی اور چیز تھی وہاں اُن کو اپنی والدہ کے ساتھ چھوڑ دیا گیا اور پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت نے وہاں پانی کے سامان بھی پیدا کر دیئے اور کھانے کے سامان بھی پیدا کر دیئے۔ محض کھانے پینے کے سامان ہی پیدا نہیں کئے بلکہ دُنیا جہان کی نعمتیں اُن کے لئے مہیا کر دیں۔ دُنیا جہان کے دلوں کی محبت کا اُسے مرکز بنا دیا اور صرف اس دُنیا کے ثمرات ہی نہیں بلکہ اُن کو وہ روحانی ثمرات بھی مہیا کئے گئے جن کا مادی دُنیا سے کوئی تعلق نہیں اور اس طرح حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام دُنیا کے لئے ایک عظیم اُسوہ ہیں۔ اُن کا زمانہ اگرچہ ایک محدود زمانہ تھا کیونکہ وہ جس کا زمانہ رہتی دُنیا تک ممتد تھا وہ ابھی آنے والا تھا لیکن انہوں نے اپنی نسلوں کو ایک زمانے تک سنبھالا اور ایک لمبا عرصہ ان نسلوں نے خدا کی راہ میں قربانیاں دیں۔ جان کی قربانی نہیں بلکہ زندگی کی قربانی دی۔ میں پہلے بھی ان دو چیزوں میں فرق کر کے جماعت کے سامنے اس مسئلہ کو رکھتا چلا آیا ہوں۔ ایک ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پڑوسیوں کے ساتھ حُسنِ سلوک اور ان کے حقوق سے متعلق تعلیمِ نبویؐ

(مکرم) عطاء اللہ صاحب کلیم سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ

اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب جو بنی نوعِ انسان کی ہدایت کے لئے سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر نازل ہوئی۔ اس میں جہاں آپؐ کو اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کی سند عطا فرمائی گئی وہاں آپ کے وجود کو وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ کی آیتِ مبارکہ میں تمام جہانوں کے لئے مجسم رحمت قرار دیا گیا ہے۔

آپؐ کی رحمت کا دائرہ نہ صرف اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحیمیت کے کامل ظہور کا ذریعہ بنا بلکہ اس دائرہ میں صفتِ رحمانیت کا پرتو بھی اپنے کمال کو پہنچا۔ آپؐ کی رحمت زمان و مکان کی حدبندیوں سے آزاد اور قوم و ملک کی قیود سے بالا رہی ہے اور قیامت تک رہے گی۔ انسانی معاشرہ کا کونسا طبقہ ہے جس نے آپؐ کی رحمت سے حصہ نہیں پایا۔ میں ان طبقات میں سے اس وقت اُس طبقہ کے متعلق کچھ عرض کروں گا جسے قرآن مجید میں اَلْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ یعنی قریب والے پڑوسی اور دور کے پڑوسی اور پہلو کے ساتھ والے کے الفاظ سے بیان کرکے ان سے احسان اور حسنِ سلوک کی تاکید کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس طبقہ کا اپنی کتاب میں ذکر کرنے اور ان سے حُسنِ سلوک اور احسان کا برتاؤ کرنے کے ارشاد سے ہی اس کی اہمیت واضح ہے۔ خالقِ فطرت کے ازلی علم میں یہ بات تھی کہ انسان کو ہمسایوں سے کثرتِ اختلاط اور عام میل جول کی وجہ سے متعدد شکوے شکایتوں کے مواقع پیدا ہوں گے اور یہ شکوے شکایتیں بڑھ کر تنازعات اور عداوتوں کی شکل اختیار کرلیں گی۔ لہٰذا اس علام الغیوب نے اپنی آخری شریعت میں قرآن کریم کی اتباع کرنے والے ہمسایوں کو عداوتوں، تنازعات اور شکوے شکایتوں سے احتراز کی ہدایت ہی نہیں دی بلکہ یہ تاکید بھی فرمائی کہ وہ باہم حُسنِ سلوک اور احسان پر عمل پیرا ہوں۔ اگر ہر پڑوسی اپنے ہمسایہ سے حُسنِ سلوک اور احسان کا معاملہ کرنے کی جدوجہد کو اپنا وطیرہ بنالے گا تو اللہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ کے ماتحت ایسے پڑوسیوں اور ہمسایوں کو اپنی محبت عطا فرمائیگا اور جس کو خدا تعالیٰ کی محبت حاصل ہوگی اس کے لئے دنیا و آخرت کی تمام نعمتوں کے حصول میں کیا شک رہ جاتا ہے۔

قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیت کی روشنی میں ہی سید ولدِ آدم خاتم الانبیاء حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں ہمیں پڑوسی سے حُسنِ سلوک سے متعلق بہت تاکیدی ارشادات ملتے ہیں۔

بخاری شریف میں حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَا زَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ۔

یعنی جبریلؑ ہمیشہ مجھے پڑوسی سے حُسنِ سلوک کی تاکید کرتا آرہا ہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ کہیں وہ اسے وارث ہی نہ بنادے۔

اس حدیث میں ہمسایہ کے ساتھ حُسنِ سلوک کی نہایت درجہ تاکید سے حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات کو اپنی اُمّت کے ذہن نشین کرایا ہے وہ یہ ہے کہ اگر پڑوسی اپنے ہمسایہ کا وارث تک بنادیئے جانے والا تھا تو گو وہ وارث تو نہیں بنایا گیا تاہم اس سے یہ تو واضح ہے کہ اُس کے حقوق کی کس حد تک نگہداشت کرنے کی ضرورت ہے اور کس پایہ تک دلجوئی کرنے کی تاکید ہے۔

پھر اصح الکتب بعد کتاب اللہ بخاری شریف میں ہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُؤْذِیْ جَارَہٗ ۔۔۔

جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے یعنی سچا مومن ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔۔۔

اس حدیث میں انسانیت کے مُحسنِ اعظم فداہ نفسی نے مومن کی فطرت کو اپیل کرتے ہوئے اس کے ایمان کے تقاضا کو یاد دلایا ہے کہ اگر تیرا ایمان اللہ تعالیٰ کی ذات پر اس کی جمیع صفاتِ کاملہ کے ساتھ ہے اور تو یقین رکھتا ہے کہ یوم آخرت واقعی حق ہے تو پھر الخلق عیال اللہ میں سے اس قریب مخلوق یعنی ہمسایہ کو دُکھ نہ دے کہ اس کو دُکھ دینے سے آخرت میں سزا کا سامنا کرنا پڑے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی ایک اَور حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ۔ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ۔ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ۔

یعنی خدا تعالیٰ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہے، خدا تعالیٰ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہے، خدا تعالیٰ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہے۔ آپؐ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ کون مومن نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ شخص مومن نہیں ہے جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں اور اس کے اچانک واروں سے محفوظ نہ ہو۔

اس حدیث میں شافعِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی واُمی نے اُمّت کو بتا دیا کہ اگر تم میری شفاعت کے متمنی ہو تو یاد رکھو میری شفاعت مومنوں کے لئے ہے مگر وہ شخص جس کی شرارتوں سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہیں اس کو میری شفاعت کی امید نہیں رکھنی چاہیئے کیونکہ آپؐ کا تین بار حلفاً بیان کرنا کہ خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہے، اس کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ اے کاش! کہ ہم اس کی اہمیت کو سمجھیں اور اپنے ایمان کی تکمیل کے لئے پڑوسی کے خلاف کوئی شرارت کرنے کی بجائے اس سے حُسنِ سلوک کریں۔

ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ چیز سے بھی محروم نہیں رکھنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابی حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا خوب فرمایا:۔

یَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَۃً فَاَکْثِرْ مَآءَھَا وَتَعَاھَدْ جِیْرَانَکَ

اے ابوذر! جب تم سالن پکاؤ تو اس کا شوربہ کچھ زیادہ کرلیا کرو اور اپنے پڑوسیوں کا بھی خیال رکھو یعنی کسی نہ کسی پڑوسی کو بھی اس میں سے سالن بھجواؤ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

یَا نِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَۃٌ لِجَارَتِھَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاۃٍ۔

اے مسلمان عورتو! کوئی عورت اپنی دوسری پڑوسن سے حقارت آمیز سلوک نہ کرے۔ اگر کسی نے بکری کا ایک پایہ بھی پکایا ہو تو اس میں سے بھی اسے بھجنا چاہیئے اس میں شرم کی کوئی بات نہیں۔

جب اس قسم کا سلوک ہر ایک ہمسایہ اپنے پڑوسی سے کرے گا تو ایک دوسرے ارشادِ نبویؐ تَھَادُوْا تَحَابُّوْا کے ماتحت تحائف کا لین دین آپس میں محبت و الفت کو زیادہ کرے گا اور انسانی معاشرہ کا یہ حصہ قدرتی طور پر سُکھ کے لحاظ سے متمتع ہو کر بقیہ معاشرہ کے لئے بنیادی ضرورت کو پورا کرنے والا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ❊

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ششم

بد رسوم کے متعلق یاد رکھنے کی باتیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک اشتہار بغرض تبلیغ و انذار میں فرماتے ہیں:

" چونکہ قرآن شریف و احادیث صحیحہ نبویہ سے ظاہر و ثابت ہے کہ ہر شخص سے اپنے کنبہ کی عورتوں وغیرہ کی نسبت جن پر کچھ قدرت اختیار رکھتا ہے سوال کیا جائے گا کہ آیا بے راہ چلنے کی حالت میں اس نے ان کو سمجھایا اور راہ راست کی ہدایت کی یا نہیں۔ اسلئے میں نے قیامت کی باز پرس سے ڈر کر مناسب سمجھا کہ ان مستورات اور دیگر متعلقین کو (جو ہمارے رشتہ دار و اقارب و وابستہ دامن ہیں) ان کی بے راہیوں و بے اعتدالیوں پر بذریعہ اشتہار کے انہیں خبردار کروں کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے گھروں میں قسم قسم کی خراب رسمیں اور نالائق عادتیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے گلے کا ہار ہو رہی ہیں اور ان بری رسموں اور خلاف شرع کاموں سے یہ لوگ ایسا پیار کرتے ہیں جو نیک اور دینداری کے کاموں سے کرنا چاہیئے۔ ہر چند سمجھایا گیا۔ یہ کچھ سنتے نہیں۔ ہر چند ڈرایا گیا یہ کچھ ڈرتے نہیں اب چونکہ موت کا کچھ اعتبار نہیں اور خدا تعالیٰ کے عذاب سے بڑھ کر کوئی عذاب نہیں اس لئے ہم نے ان لوگوں کے برا ماننے اور برا کہنے اور ستانے اور دکھ دینے سے بالکل لاپرواہ ہو کر محض ہمدردی کی راہ سے حق نصیحت پورا کرنے کے لئے بذریعہ اس اشتہار کے ان سب کو اور دوسرے مسلمان بہنوں اور بھائیوں کو خبردار کرنا چاہتا ہوں تا ہماری گردن پر کوئی بوجھ باقی نہ رہ جائے اور قیامت کو کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہم کو کسی نے نہیں سمجھایا اور سیدھا راہ نہیں بتایا۔ سو آج ہم کھول کر باآواز بلند کہہ دیتے ہیں کہ سیدھا راہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین اسلام کی راہ اختیار کی جائے اور جو کچھ اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی ہے اس راہ سے نہ بائیں طرف منہ پھیریں نہ دائیں۔ اور ٹھیک ٹھیک اسی پر قدم ماریں اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں۔ لیکن ہمارے گھروں میں جو بد رسمیں پڑ گئی ہیں اگرچہ وہ بہت ہیں مگر چند موٹی موٹی رسمیں بیان کی جاتی ہیں تا نیک بخت عورتیں خدا تعالیٰ سے ڈر کر ان کو چھوڑ دیں۔

اور وہ یہ ہیں:-

(۱) ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا کرنا اور چیخیں مار کر رونا اور بے صبری کے کلمات منہ پر لانا۔ یہ سب ایسی باتیں ہیں جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے۔ اور یہ سب رسمیں ہندوؤں سے لی گئی ہیں جاہل مسلمانوں نے اپنے دین کو بھلا دیا۔ اور ہندوؤں کی رسمیں پکڑ لیں۔ کسی عزیز اور پیارے کی موت کی حالت میں مسلمانوں کے لئے قرآن کریم میں یہ حکم ہے کہ صرف اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہیں۔ یعنی ہم خدا کا مال اور ملک ہیں اسے اختیار ہے۔ جب چاہے اپنا مال لے لے اور اگر رونا ہو تو صرف آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے اور جو اس سے زیادہ ہے وہ شیطان سے ہے۔

(۲) برابر ایک سال تک سوگ رکھنا اور نئی نئی عورتوں کے آنے کے وقت یا بعض خاص دنوں میں سیاپا کرنا اور باہم عورتوں کا سر ٹکرا کر چلا کر رونا اور کچھ کچھ منہ سے بھی بکواس کرنا اور پھر برابر ایک برس تک بعض چیزوں کا پکانا چھوڑ دینا اس عذر سے کہ ہمارے گھر میں یا ہماری برادری میں ماتم ہو گیا ہے یہ سب ناپاک رسمیں اور گناہ کی باتیں ہیں۔

(۳) سیاپا کرنے کے دنوں میں بے جا خرچ بھی ہوتے ہیں۔ حرام خور عورتیں شیطان کی بہنیں جو دور دور سے سیاپا کرنے کے لئے آتی ہیں اور مکر و فریب سے منہ کو ڈھانک کر اور بھینسوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا کر چیخیں مار کر روتی ہیں اور ان کو اچھے اچھے کھانے کھلائے جاتے ہیں اور اگر مقدور ہو تو اپنی شیخی اور بڑائی جتانے کے لئے صدہا روپیہ کا پلاؤ اور زردہ پکا کر برادری وغیرہ میں تقسیم کیا جاتا ہے اس غرض سے کہ تا لوگ واہ واہ کریں کہ فلاں شخص نے مرنے پر اچھی کرتوت دکھلائی اچھا نام پیدا کیا۔ سو یہ سب شیطانی طریق ہیں جس سے توبہ کرنا لازم ہے۔

(۴) اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے تو گو وہ عورت جوان ہی ہو۔ دوسرا خاوند کرنا ایسا برا جانتی ہے جیسا کوئی بھارا گناہ ہوتا ہے۔ اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے۔ اور پاکدامن بیوی ہو گئی ہوں۔ حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے۔ ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے جو بیوہ ہونے کی حالت میں برے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کرے اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ ایسی عورتیں جو خدا اور رسول کے حکم سے روکتی ہیں۔ خود لعنتی اور شیطان کی چیلیاں ہیں جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے۔ جس عورت کو اللہ اور رسول پیارا ہے۔ اس کو چاہیئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کرے اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کی سے صدہا درجہ بہتر ہے۔"

ناظر اصلاح وارشاد

عطیہ جات برائے تقسیم گندم

گذشتہ کئی سالوں سے متعدد مستحقین محرومین میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ہر سال گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ ان مستحقین محرومین کی تعداد کافی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں لہذا جملہ ہمدرد اور مخلصین جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ اس کار خیر میں فراخدلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر ۲۵/۵ — ۱۶۲-۳۵ بمعرفت افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرما دیں۔ تاکہ گندم کی تقسیم کا کام جلد از جلد شروع کیا جا سکے۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

ماہانہ درس قرآن پاک

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے زیر انتظام ماہانہ درس قرآن پاک کا سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ کا پہلا درس قرآن پاک بروز جمعہ مورخہ ۱۲ / مارچ ۱۹۷۶ء بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ دار الذکر لاہور میں مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری دیں گے۔

لاؤڈ سپیکر کا انتظام ہوگا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ اطفال۔ خدام اور انصار کو شرکت کی دعوت۔

(نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کا چھوٹا بچہ عزیز لقمان احمد بعمر دو سال ایک سال سے بیمار ہے۔ دورے پڑتے ہیں اور ابھی تک مرض کی تشخیص بھی نہیں ہو سکی۔ چند دن سے تکلیف زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

(ملک منور احمد جاوید مغلپورہ لاہور)

۲۔ میری اہلیہ محترمہ امۃ الحی صاحبہ (جو اس وقت کنری سندھ میں اپنے بچوں کے پاس ہیں) آج کل بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (مرزا منظور احمد دار الرحمت شرقی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جان قربان کر دینا جس کے صلے میں شہادت کا انعام ہے۔ اور ایک یہ ہے اپنی زندگی قربان کر دینا یعنی زندگی کا ہر سانس خدا کی راہ میں قربان کر دینا اور اس کے صلہ میں

اجر عظیم کا وعدہ

ہے گویا شہادت کی نسبت زندگی کی قربانی کا بہت زیادہ اثر ہے۔

بہرحال دعائیں ہوئیں۔ خانہ کعبہ کی از سر نو تعمیر ہوئی۔ ایک مرکز کا قیام ہوا۔ اس مرکز کے انتظام کے لئے ایک نسل پیدا کر دی گئی اور پھر ایک کے بعد دوسری نسل نے اس کا انتظام سنبھالا۔ وہ جو اکیلے تھے (یعنی اسماعیلؑ اور اس کی والدہ) ان کی نسل میں سے ایک خاندان کے سپرد پانی کا انتظام اور ایک کے سپرد صفائی کا انتظام وغیرہ وغیرہ گویا یہ انتظام مختلف شعبوں میں بٹ گیا ہر ایک نے اپنے زمانہ کے حالات اور رواج کے مطابق اپنا کام سنبھالا۔ یہ سب کچھ اسلئے ہو رہا تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں پیدا ہونا تھا اور اس تیاری کیلئے ایک عظیم قربانی لی گئی تھی کیونکہ جو آنیوالا تھا اسکے استقبال کے لئے اور اس کی عظمت کے پیش نظر اسی عظیم قربانی کی ضرورت تھی۔ چنانچہ وہ لوگ جن کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے دل کے جذبات کی وجہ سے یہ کہا تھا کہ اے خدا! ان میں سے وہ لوگ جو ایمان پر قائم رہیں تو اپنی جنتوں کے ثمرات اُن کے لئے میسر کرنا اور خدا تعالیٰ نے جواب میں کہا تھا کہ نہیں جو ایمان پر قائم نہیں رہیں گے اُن کے لئے بھی میں دنیوی انعامات اور دنیا کی رحمتیں مہیا کروں گا۔ پس ان نسلوں کی اس قربانی دینے والی نسلوں کی، ان فدائی نسلوں کی

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استقبال کی تیاری

کے لئے ہر چیز کی قربانی دینے کے جو ثمرات تھے اس میں ان کو بھی شامل کیا گیا حالانکہ وہ راہ راست سے بھٹک چکے تھے لیکن پھر وہی لوگ اور وہی نسل جن کے آباؤ اجداد نے اتنی عظیم قربانیاں دی تھیں اُن کو خدا تعالیٰ کی یہ سرزنش بھی سننی پڑی۔

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

کیا تم نے ان ظاہری چیزوں کو سب کچھ سمجھ لیا ہے تمہیں خدمت کے لئے مامور کیا گیا تھا اور تم نے اس عظیم ہستی کے خلاف منصوبہ باندھا جس کے لئے یہ ساری تیاری ہو رہی تھی جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی تو تم نے اُن کو مسلمان سمجھنے سے انکار کر دیا اور صابی صابی کہنے لگ گئے۔ غرض کتنی زجر ہے اس آیت میں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

پھر حالات بدلے اور وہ جو دنیا کا نجات دہندہ تھا اور وہ جو دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا تھا اس کی امت میں بھی پھر خدا نے کہا جو قربانی حضرت ابراہیم کی نسلوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استقبال کے لئے دی تھی اس سے زیادہ قربانی ہم نے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت

کے قیام اور دنیا کے دلوں میں توحید کو گاڑنے کیلئے امت محمدیہ سے لینی ہے۔ صرف ایک نسل نے یہ قربانی نہیں دینی بلکہ ایک نسل کے بعد دوسری نسل نے اور ایک محدود زمانہ تک نہیں بلکہ رہتی دنیا یعنی قیامت تک قربانیاں دیتے چلے جانا ہے قیامت تک کا میں اسلئے کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک کے لئے رحمۃ للعالمین بنکر آئے ہیں۔

یہ جو میں نے تھوڑے مختصر الفاظ میں ایک چھوٹی سی تصویر کھینچی ہے اس کے دو رنگ ظاہر ہوتے ہیں انتہائی قربانیوں کا ایک رنگ ہے اور اس کی قبولیت کے نقش ہیں۔ ان کے اوپر خدا تعالیٰ کی رحمتوں کی بارشیں ہوتی ہیں وہ ایک تاریخ بتاتی ہے اور پھر دوسرے وقت میں اللہ تعالیٰ کا غضب بھڑکتا ہے جن لوگوں کے آباؤ اجداد نے سینکڑوں سال خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک لبیک اللّٰھم لبیک کہتے ہوئے اس کی راہ میں قربانیاں دی تھیں اُن کی اولاد خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آجاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے آستانہ سے دھتکاری جاتی ہے اور کس وقت دھتکاری جاتی ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی

نوع انسانی کے لئے انتہائی انعام مقدر ہو چکا تھا۔ اس میں چونکہ جماعت احمدیہ کے لئے سبق ہے اس لئے میں نے یہ مختصر مضمون بیان کیا ہے۔

غرض یہ میری نسل کا سوال نہیں اور نہ میری ذات کا سوال ہے نہ آپ کی نسل کا سوال ہے اور نہ آپ کی ذات کا سوال ہے۔ چونکہ اب آخری فتح اسلام کی مقدر ہے اسلئے نسلاً بعد نسلٍ قربانیاں دینے کا سوال ہے ہمیں یہ بتایا گیا ہے پہلے نوشتوں میں بھی اور قرآن کریم کی آیات سے بھی یہ استدلال ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی آیات کی جو تفسیر بیان فرمائی ہے اس سے بھی یہ پتہ لگتا ہے کہ

اسلام کا عالمگیر غلبہ

جو قیامت تک قائم رہنے والا ہے یعنی اس آخری ہلاکت تک جس کے متعلق نوشتے بتاتے ہیں کہ وہ ہلاکت یا قیامت اس وقت آئے گی جب انسانوں کی اکثریت پھر خراب ہو جائے گی اور پھر مکمل تباہی آجائیگی تو پھر کوئی نیا دور شروع ہوگا جس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور نہ ہمیں اسکے متعلق کچھ سوچنے یا کہنے کی ضرورت ہے۔ بہرحال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ کی بعثت کا جو مقصد ہے وہ غالب آئے گا اور نوع انسانی آپ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیگی اور اس مقام کو حاصل کرنے اور اس پر قائم رہنے کیلئے کوشاں رہیگی تا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی بعد کی اولاد کی طرح ایک وقت میں پھر یہ نہ سننا پڑے کہ تم نے اسلام کے ظاہر کو سب کچھ سمجھ لیا اور اس کی روح تمہارے ہاتھوں سے نکل گئی۔ اور اس کے روحانی اجزاء تمہاری روحوں سے غائب ہو گئے اور انہیں یہ جھڑکی سننی پڑے۔

"أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ"

پس ہمارا یہ فرض ہے اور ہمارے اندر یہ تڑپ ہونی چاہیئے کہ ہماری کوئی نسل خدا تعالیٰ کی زبان سے یہ الفاظ نہ سنے کہ تم نے اس چیز کو تو چھوڑ دیا جو اسلام پیش کرتا ہے تم نے اس حقیقت کو تو فراموش کر دیا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی طرف لیکر آئے تھے اور ظاہر پر ہاتھ مارا اور اس پر خوش ہو گئے۔ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر اُس سے دوری حاصل کر کے دنیا کے آرام کی خاطر اور دنیا کے مال و دولت اور سونے چاندی کے پیار کے اندر تمہاری توجہ بھٹک گئی اور وہ جو ایک کُل تھا جس نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا تھا اور جس کے پیار کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا تھا اور جس کے پورے اور کامل اور اعلیٰ اور نہایت حسین پیار کا وعدہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں دیا تھا اُسے تم نے بھلا دیا۔ خدا کرے کہ ایسا وقت کبھی جماعت پر نہ آئے۔

انہی آیات سے جن کی میں نے تلاوت کی ہے پتہ لگتا ہے اور قرآن کریم اس سے بھرا پڑا ہے اور میں نے کئی دفعہ یہ کہا ہے اور یہ کہتے ہوئے کبھی تھکوں گا نہیں کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل ہو جائے اُسے دنیا کی کسی اور چیز کی احتیاج باقی نہیں رہتی۔

پس جماعت احمدیہ کی ہر نسل کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ رہتی دنیا تک ہماری کوئی نسل خدا کے پیار سے محروم نہیں ہوگی۔ چونکہ ہماری نسلوں میں دوسری نسلیں بھی شامل ہو کر سب کی متحدہ کوشش سے اسلام نے دنیا پر غالب آجانا ہے۔ اسلئے سارے نوع انسانی کی ہر نسل اپنے اس مقام سے بھٹکے گی نہیں اور خدا تعالیٰ کے پیار کو کبھی کھوئے گی نہیں۔ اور خدا نہ کرے کبھی اسکے اوپر خدا تعالیٰ کے قہر اور غضب کے جلوے ظاہر ہوں۔ بلکہ وہ ہمیشہ خدا کی رحمت اس کی برکت اور پیار اور رضا کے جلوے دیکھنے والے ہوں غرض یہ

ایک بہت بڑی ذمہ داری

ہے اور اسکی طرف ہمیں ہر وقت ہر شخص کو متوجہ رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ اور اجتماعی دعا کے بعد حضور نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ ساری دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کے لئے یہ عید مبارک کرے اور ساری دنیا میں بسنے والے انسانوں کے لئے اس عید میں برکتوں کے سامان رکھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلانات

مطالعہ کتب

ماہ مارچ میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے" مقرر ہے۔ قائدین اس کتاب کا خدام سے مطالعہ کرائیں۔

مرکزی امتحانات

مرکزی امتحانات جون میں ہوں گے۔ قائدین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے خدام سے مکمل تیاری کروائیں۔

مقالہ نویسی

مرکزی مقابلہ مقالہ نویسی کا عنوان ہے "سیرۃ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم — تبلیغِ اسلام"۔ قائدینِ اضلاع اور قائدین مقامی اپنے علم رکھنے والے خدام سے مقالہ جات لکھوائیں۔
(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

بجٹ اطفال الاحمدیہ

جن مجالس اطفال الاحمدیہ نے ابھی تک نئے مالی سال کا بجٹ بنا کر مرکز میں نہیں بھیجا ان سے گزارش ہے کہ جلد از جلد اپنے بجٹ مکمل کر کے مرکز میں بھیجیں اور اپنے بجٹ کے مطابق پہلی سہ ماہی کا چندہ بھی ارسال کریں۔ (سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر:- ۶۲۶۱۸
کو ہمیشہ یاد رکھیے

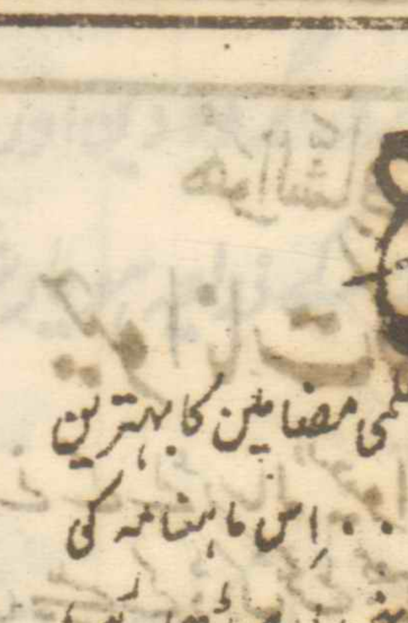
ہر قسم کا سامانِ سائنس اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۲۳۵۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

ماہنامہ
مصباح ربوہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا قدیم آرگن۔ دینی، اخلاقی اور علمی مضامین کا بہترین مرقع۔ خواتینِ جماعت کی علمی اور قلمی دلچسپیوں کا مرکز...... اس ماہنامہ کی توسیعِ اشاعت اور قلمی معاونت آپ کا ملی فریضہ ہے۔ خریدار بڑھائیے، قیمتی اشتہارات کے حصول کے ذریعہ اس کی مالی مدد کیجئے۔ بابرکت تحریک اور اعانتِ خاص میں خود بھی حصہ لیجئے اور دوسری بہنوں کو بھی تلقین کیجئے ——— بہترین تعاون کے لئے ادارہ مصباح آپ کا بے حد شکر گزار ہے۔

(مدیرہ)

دعائے مغفرت

میرے دادا مکرم جمال الدین صاحب ۲۴ فروری ۱۹۶۵ء بروز منگل وفات پاگئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں احمدیت میں داخل ہوئے۔ اپنے علاقہ کشمیر (چارکوٹ) میں لمبا عرصہ سیکرٹری تبلیغ رہے۔ ہجرت کے بعد مانسہرہ کیمپ میں رہے۔ اس کے بعد بیگو وال ضلع راولپنڈی میں آباد ہوئے۔ اپنے علاقہ میں ایک مبلغ کی حیثیت سے زندگی گزاری۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔
(دانشمند حال پنڈ بیگو وال ضلع راولپنڈی)

درخواستِ دعا

میری اہلیہ کو ایک حادثہ میں ریڑھ کی ہڈی کو شدید ضرب آئی ہے۔ ایکسرے سے معلوم ہوا ہے کہ فریکچر ہو گیا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت بخشے۔
(چوہدری عبد العزیز کھوکھر دار الصدر شمالی ربوہ)

شفا میڈیکو

- گزشتہ ۳۰ برس سے مریضوں کی خدمت کے لئے دن رات کھلی رہتی ہے۔
- ہر قسم کی اعلیٰ معیاری ادویات جو کہ شک و شبہ سے بالاتر ہیں پورا سٹاک موجود رہتا ہے۔
- ڈاکٹری نسخہ جات بنانے کے لئے مکمل ڈسپنسری۔
- نہایت خلیق و متحمل مزاج اور وسیع تجربہ رکھنے والا عملہ آپ کی تشریف آوری کا ہر وقت منتظر رہتا ہے۔

شفا میڈیکو
چوک میو ہسپتال لاہور فون ۶۳۶۹۳

الفضل آپ کا واحد جماعتی روزنامہ ہے اس میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ (مینیجر الفضل)

عظیم الشان سفارش اور ماہنامہ الفرقان

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے ماہنامہ الفرقان کے متعلق تحریر فرمایا کہ:-
"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے .... مخیر اور مستطیع احمدی اصحاب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے۔" (الفضل ۱۸ جولائی ۱۹۵۹ء)

ماہنامہ الفرقان کا سالانہ چندہ دس روپے ہے۔
(مینیجر الفرقان۔ ربوہ)

آپ کی اپنی
احمدیہ ٹریول ایجنسی

امریکہ۔ کینیڈا۔ مغربی جرمنی۔ استنبول۔ یونان۔ مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری سفر کی رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے آج ہی رجوع فرمائیں۔

★ انڈس ٹریول سروس ★
ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل
لاہور

الیکٹرک سروس
کے لئے

عارضی لائٹ۔ وائینڈنگ موٹر۔ سیلنگ فین۔ ٹیبل فین اور ٹیوب میل فٹنگ اور وائرنگ، ہوم وائرنگ، سوئچ سٹارٹر مرمت (ہر قسم کی مرمت کا معقول انتظام ہے) نیز بجلی کا سامان بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

ناصر اینڈ سنز الیکٹرک سروس
قریشی افضل مارکیٹ۔ گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم چودھری غلام جیلانی خان صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب ۔ ربوہ)

محترم چودھری غلام جیلانی صاحب سابق سب پوسٹماسٹر بیرم پور ضلع ہوشیارپور ۸۵ سال کی عمر میں فوت ہو گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مَیں اس وقت (۴½ بجے بعد عصر) اپنے مکان پر افسردہ دل کے ساتھ ان کی وفات پر یہ تحریری سطور لکھ رہا ہوں۔ مَیں بوجہ بیماری ان کے جنازہ کی نماز اور تدفین میں شریک نہیں ہو سکا جس کا مجھے بہت افسوس ہے۔ جب ان کی وفات کی خبر آج صبح ملی تھی تو میں پختہ ارادہ رکھتا تھا کہ مَیں ان کے جنازہ کی نماز میں ضرور شریک ہوں گا۔ مگر بیماری کے دَور ایسے آتے ہیں کہ اب اس وقت مَیں بالکل مجبور ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔ وہ موصی تھے اور بڑی کوشش سے وصیت کے واجبات کو ادا کرتے تھے اور اب وہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

مرحوم چودھری غلام جیلانی خان صاحب ہمارے علاقہ دوابہ بست جالندھر کے رہنے والے تھے۔ میرے والد حضرت میاں امام الدین صاحب مرحوم کے بہت دوست تھے۔ یوں کہنا چاہیئے کہ کریام، راہوں، بیر سیاں، کریہہ، بیرم پور، گڑھ شنکر، بنگہ اور سڑوعہ و لنگڑوعہ ایک حلقہ تھا جہاں کے احمدی آپس میں خاص رابطہ رکھتے تھے اور بسا اوقات ایک دوسرے کے ہاں جا کر ملاقات فرماتے تھے۔ میں ذاتی طور پر مرحوم کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ تبلیغ ان کا اوڑھنا بچھونا تھا، احمدیوں سے خصوصی محبت و پیار ان کا شعار تھا۔ ان کا دینی مطالعہ بھی کافی تھا۔ مخالفین کے ہر اعتراض کا فی الفور جواب دیتے تھے۔ قوم کے راجپوت تھے مگر عام راجپوتوں کے اطوار سے ان کا طریق بالکل مختلف تھا۔ گویا احمدی راجپوت تھے۔ طبیعت میں خاکساری اور تواضع بہت نمایاں تھی۔ وہ کوشاں تھے کہ حصہ جائداد زندگی میں ہی ادا ہو جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کا انتظام فرما دیا۔

جن دنوں آریوں اور عیسائیوں وغیرہ سے مناظرات ہوا کرتے تھے چودھری صاحب مرحوم بڑی کوشش سے ان میں شامل ہوتے اور استفادہ کرتے تھے۔ اپنے سرکاری فرائض مفوضہ کی ادائیگی میں بھی وہ ایک نمونہ تھے۔ تہجد گزار بزرگ تھے۔ مجھے کئی سفروں میں ان کی معیت حاصل ہوئی ہے۔ بڑے خدا پرست انسان تھے۔

میرے والد صاحب مرحوم کی وفات قادیان میں ہوئی تھی وہ بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔ اس کے بعد بھی مجھے ہمیشہ یہ احساس رہا کہ والد صاحب کے دوستوں کا اکرام و احترام حدیث نبوی کے مطابق ایک بڑی نیکی ہے اور محترم چودھری صاحب بھی میرے والد صاحب مرحوم کے دوستوں میں سے تھے اس لئے آخر وقت تک مجھے مرحوم سے خاص اُنس رہا ہے وہ بھی مجھ سے بڑی محبت اور احترام سے پیش آتے تھے جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم چودھری صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ان کے جملہ پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین یا رب العالمین۔

خاکسار
ابوالعطاء

ولادت

۱۔ مورخہ ۲ر مارچ ۱۹۷۶ء کی رات کو عزیزم چوہدری منور احمد صاحب کاٹھگڑھی کارکن دفتر بہشتی مقبرہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پہلی بچی عطا فرمائی ہے جو کہ مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب کاٹھگڑھی سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کی پوتی اور مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب آف ککی تحصیل شور کوٹ کی نواسی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو خادمِ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور خیر و برکت اور صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ آمین۔ (عبدالشکور جاوید دارالرحمت شرقی ربوہ)

۲۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۲۹ر جنوری ۱۹۷۶ء کو چوتھا بچہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم میاں احمد دین صاحب زرگر مرحوم کالا گوجراں کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی دراز عمر عطا فرمائے۔ اسلام کا خادم اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(عبدالعزیز زرگر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کالا گوجراں ضلع جہلم)

احمدی بھائیوں کی اپنی دکان
نیو پاک جیولرز
۱۲ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ۔ لاہور
فون: ۴۱۰۷۴۱
ہر قسم کے خالص سونے و چاندی کے مضبوط و پائیدار زیورات بنانے کا
واحد مرکز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
کی
دیدہ زیب انگوٹھیاں اور سندھی فلشی کوکے ہر وقت دستیاب ہیں
پروپرائٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

شفا میڈیکو
ایکسرے ڈیپارٹمنٹ
• فیس ایکسرے ۱۲/- روپے
• فیس ای سی جی ۳۰/- روپے
• گھر پر ایکسرے کرنے کی فیس ۵۰/- روپے
• گھر پر ای سی جی کرنے کی فیس ۵۰/- روپے
گاڑی کا انتظام فرم کرے گی۔
خون، بلغم، پیشاب وغیرہ کے امتحان کا مکمل انتظام ہے۔
ہمارا ۳۰ سالہ تجربہ اور نیک شہرت حسنِ کارکردگی کی ضمانت ہے۔
شفا میڈیکو ایکسرے ڈیپارٹمنٹ
چوک میو ہسپتال لاہور۔ فون ۶۳۶۹۳

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر
تشریف لائیے!
فون نمبر ۶۰۲۲۰

سونے اور چاندی کے زیورات
کی
خرید و فروخت کا اعلیٰ مرکز
پاک گولڈ سمتھ
میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر
عقب جمال بیکری۔ گولبازار ربوہ
فون نمبر ۵۵۰

درخواست دُعا

میری والدہ محترمہ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار رہیں اب بخار تو نہیں البتہ نقاہت تشویشناک طور پر ہے۔ احباب سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(محمد ارشد کارکن دفتر بیت المال ربوہ)

ھُوَ الشَّافِی
حیوانات کا علاج
کرنے کے لئے رسالہ "حیوانات کی امراض" دس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں۔ اس رسالہ میں اپھارہ۔ گل گھوٹو وغیرہ کی اکسیروں کے خواص اور دیگر قیمتی معلومات درج ہیں۔
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۱۱۶

سونے اور چاندی کے اعلیٰ ۰ معیاری ۰ عروسی زیورات
نیز
مغلیہ دور کے کندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کے لئے
نور احمد علی جیولرز
احمد اینڈ برادرز۔ اکبر بازار شیخوپورہ۔ فون نمبر ۳۶۸
کو یاد فرمائیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴